ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

3-November-2016

قبولیتِ دُعا کے واقعات

(URDU)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُالمومنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔(1)

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

1...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ...الخ، ص ۲۷۰

2...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ یعنی اے نمازی تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی اور نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ، قبول کی جائے گی۔ (1)

1 . . . ترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات . . . لخ ۵/ ۲۹۰ حدیث: ۳۴۸۷

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ اگر دُعا مانگنے والا قبولیت کا طالب ہے تو اسے چاہیے کہ دُعا کے شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و تعریف بھی بیان کیا کرے اور نبیِ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک بھی پڑھا کرے بلکہ آخر میں بھی حمد و دُرود پڑھنا چاہیے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائلِ دُعا“ صفحہ 68 پر والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: دُعا کے لیے اوّل و آخر حمدِ اِلٰہی بجالائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ کوئی اپنی حمد کو دوست رکھنے والا نہیں، تھوڑی حمد پر بہت راضی ہوتا اور بے شمار عطا فرماتا ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اَوّل و آخر نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کے آل و اَصحاب پر دُرُود بھیجے کہ دُرُود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَقْبول ہے اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید ہے کہ دُعا کے اَوّل و آخر کو قبول فرمائے اور درمیان کو رَد کر دے۔[1]

زمین و آسمان کے درمیان مُعلَّق دُعا

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یعنی دُعا زمین و آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے، جب تک تُو اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود نہ بھیجے، بلند نہیں ہو پاتی۔[2] حضرتِ علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: اَلدُّعَاءُ مَحْجُوْبٌ عَنِ اللہِ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَھْلِ بَیْتِہٖ یعنی دُعا اللہ تعالیٰ سے حِجاب میں ہے، جب تک محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اَہلِ بیت پر دُرُود نہ بھیجا جائے۔[3]

---

1 . . . فضائلِ دُعا، ص۶۸ ملخصاً

2 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی . . . الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶

3 . . . کنز العمال، کتاب الأذکار، الباب الثامن فی الدُعاء ۱/۳۵، الجزء الثانی، حدیث: ۳۲۱۲

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے عزیز! دُعا طائِر (یعنی پرندہ) ہے اور دُرُود شَہْپَر (یعنی اس کا سب سے بڑا پَر ہے)، طائِرِ بے پَر کیا اُڑ سکتا ہے!

پرندے کے بازُو کا سب سے بڑا پَر کہ جس کے بغیر کوئی پرندہ پرواز نہیں کر سکتا اسے شَہْپَر کہا جاتا ہے۔ یعنی دُعا ایک پرندہ اور دُرُودِ پاک اس کے شَہْپَر کی مانِنْد ہے لہٰذا ایسا پرندہ جس کا شَہْپَر ہی نہ ہو وہ کیا اُڑے گا ایسے ہی وہ دُعا جو دُرُودِ پاک سے خالی ہو کیسے مَقْبُول ہو سکتی ہے؟[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مُبارک پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقْبُول ہوں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

نظر کا نُور دلوں کیلئے قرار دُرُود	عَقِیدتوں کا چَمن، رُوح کا نِکھار دُرُود
چراغِ یاسِ مُسلسل کے گُھپ اندھیروں میں	غموں کی دُھوپ میں ہے ابرِ سایہ دار دُرُود
دُرُود رُوح کی بالیدگی کا ساماں ہے	جَبینِ شوق کو دیتا ہے اک نِکھار دُرُود
دُرُود نغمۂ نعتِ نبی کا زِینہ ہے	سدا بہار دُعاؤں کا ہے وقار دُرُود
گُلاب ذِہن کے پردوں پہ کھلنے لگتے ہیں	زَباں پہ جب بھی مِری آتا ہے مُشکبار دُرُود

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دُعا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مُناجات (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعریف اور اپنی عاجزی کا اِظہار) کرنے، اس کا قُرب

1 . . . فضائلِ دُعا، ص ۶۹ ملخصًا

www.dawateislami.net

حاصل کرنے،اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے، اس کے فضل وانعام کا مستحق ہونے ، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی واُخروی مَصائِب ومُشکِلات کے حل کا نہایت آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے،دُعامانگنا اللہ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندوں کی عادت بھی ہے اور ایک بہترین عبادت بھی ،دُعامانگنا پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت بھی ہے اور دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے،دُعا کی اہمیت ا ور قدرومنزلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں خود اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے کا حکم فرمارہاہے بلکہ قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نواز رہا ہے،

چنانچہ پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ تَرجَمۂ کنز الایمان : اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ۲۴،المومن:۶۰)

اسی طرح پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 186 میں ارشادِ خُداوندی ہے:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (پ۲،البقرۃ:۱۸۶) تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پُوچھیں تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک زندگی کے مبارک ایّام کا مطالعہ کیا جائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معمولاتِ زندگی میں مختلف دُعائیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول رہیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ

www.dawateislami.net

مبارک عمل تعلیمِ اُمّت کے لیے بھی تھا، مثلاً گھر میں داخل ہونے کی دُعا، گھر سے نکلتے وقت کی دُعا، سونے سے پہلے کی دُعا، بیدار ہونے کے بعد کی دُعا، کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا، کھانا کھانے کے بعد کی دُعا، لباس پہننے کی دُعا، تیل لگانے کی دُعا وغیرہ۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نہ صرف وقتاً فوقتاً دُعا کی اہمیت کو بیان فرمایا بلکہ دن رات مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی دلائی، آیئے دُعا کی اہمیت و فضیلت کے بارے میں چند احادیثِ مُبارکہ سُنتے ہیں:

1. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔(1)

2. حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی چیز دُعا سے بزرگ تر نہیں۔(2)

3. حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہو چکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کر لو۔(3)

4. حضرت جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہیں تمہارے دُشمن سے نجات دے اور تمہارے

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2...ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدُعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱

3...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دُعاء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

www.dawateislami.net

رِزق کو وسیع کر دے، رات دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کتنے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں کہ دُعا مصائب و آلام سے چھٹکارے کے لئے بھی فائدے مند ہے اور رِزق میں برکت و کُشادگی کا سبب بھی ہے، دُشمنوں سے نجات کا ذریعہ بھی ہے اور مومن کا ہتھیار بھی کہ بندۂ مومن دُعا کے ذریعے بڑی سے بڑی مصیبت اور مشکل سے مشکل حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ خُوشی اور غمی ہر حالت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرے اور دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کے حصول اور طرح طرح کی مشکلوں سے نجات کیلئے بارگاہِ الٰہی میں گِڑگِڑا کر دُعا مانگے اور دُعا میں غفلت نہ کرے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ دُعا افضل ترین عبادت ہے، جس کے ذریعے ایک مسلمان اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ سے گویا ہم کلام ہوتا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ الدُّعَاءُ یعنی دُعا افضل ترین عبادت ہے۔[2] لہٰذا جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کی قبولیت و دُرُستی کا دار و مدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آداب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، اگر دُعا میں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائیں تو ہمیں چاہئے کہ دُعا کے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔

کتاب "فضائلِ دُعا" کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُعاؤں کی قبولیت کے آدابِ کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی

1...مسند ابو یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

2...کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب الثامن فی الدُعاء، ۱/۲۹، الجزء الثانی، حدیث: ۳۱۳۱

www.dawateislami.net

مطبوعہ 326 صفحات پر مشتمل کتاب **"فضائلِ دُعا"** کا مطالعہ کرنا بے حد مُفید ہے، یہ کتاب در حقیقت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت علّامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیف "اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاءِ" کی تسہیل ہے، اس کتاب میں دُعا کے فضائل، دُعا کے آداب، قبولیتِ دُعا کے اسباب، قبولیتِ دُعا کے اوقات، قبولیتِ دُعا کے مقامات، دُعاؤں کی قبولیت میں اسمِ اعظم کی اہمیت، قبولیتِ دُعا میں رُکاوٹ بننے والے اَسباب، دُعا مانگنے کے فوائد اور دُعا سے متعلق اہم سوالات وجوابات کو بیان کیا گیا ہے۔ شاید یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب فرمایئے، خُود بھی اِس کا مُطالعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دِلایئے، نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے دُعا کے چند آداب اور اس ضمن میں قبولیتِ دُعا کے واقعات سُنتے ہیں۔

اپنے ربّ کو محبوب ناموں سے پکارے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دُعا کرنے والا شروع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کے محبوب ناموں سے پُکارے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمِ پاک "اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن" پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جو شخص اسے تین (3) بار کہتا ہے، فرشتہ ندا کرتا ہے (یعنی آواز دیتا ہے): مانگ کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن تیری طرف متوجہ ہوا۔[1]

اسی طرح پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا" کہنا بھی دُعا کی قبولیت میں بہت اَثر رکھتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اس

---

1 ... مستدرک، کتاب الدُّعاء والتکبیر... الخ، باب انّ للہ ملکاً موکلاً... الخ، ج ۲/ ۲۳۹، حدیث: ۲۰۴۰

www.dawateislami.net

لفظِ مبارک کو پانچ (5) بار ذکر کر کے اِس کے بعد ارشاد فرمایا:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ (پ۴، اٰل عمران:۱۹۵) تَرجَمۂ کنزالایمان: تو اُن کی دُعا سُن لی اُن کے رَبّ نے۔

امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے: جو شخص بے بسی کے وقت پانچ (5) بار "یَا رَبَّنَا" کہے تو جس کا خوف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُس چیز سے امان بخشے گا اور جو چیز چاہتا ہے، عطا فرمائے گا۔[1]

دُعا سے پہلے نیک عمل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دُعا سے پہلے کوئی نیک عمل کیا جائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا امام جزری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: اٰدَابُ الدُّعَاءِ مِنْهَا تَقْدِيْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ یعنی ہر مشکل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور دُعا سے پہلے نیک عمل کرنا دُعا کے آداب میں سے ہے۔[2] جب کوئی بندہ اِخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک عمل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں وسیلہ بنا کر دُعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے صدقے بندے کی دُعا قبول فرماتا ہے۔ آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے مانگی جانیوالی دُعا کی برکت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 656 صفحات پر مشتمل کتاب **"فیضانِ ریاضُ الصالحین"** کے صفحہ 139 پر ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ زمانے میں تین (3) شخص کہیں جا رہے تھے کہ بارش ہونے لگی تو وہ پناہ لینے کیلئے ایک غار میں داخل ہوئے، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گری جس نے غار کا منہ

1...روح المعاني، پ۳، آل عمران، تحت الاية: ۱۹۴، ۴/۵۱۲

2...الحصن الحصين، آداب الدُعا، ص ۲۳

www.dawateislami.net

بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اس مصیبت سے نجات کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اپنے اپنے نیک اعمال کا وسیلہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کر کے دُعا کریں۔ چنانچہ، ان میں سے ایک نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے، میں ان سے پہلے نہ تو اپنے اہل و عیال کو پینے کیلئے دودھ دیا کرتا تھا نہ ہی اپنے خادموں کو، ایک دن میں درختوں کی تلاش میں بہت دُور نکل گیا، جب واپس آیا تو میرے والدین سو چکے تھے، میں دودھ لے کر ان کے پاس آیا تو انہیں سویا ہوا پایا، میں نے نہ تو انہیں جگانا مناسب سمجھا اور نہ ہی ان سے پہلے اہل و عیال میں سے کسی کو دینا پسند کیا بلکہ میں دودھ کا پیالہ لئے اپنے والدین کے پاس کھڑا رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے انہیں دودھ پیش کیا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کے لئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! اس کی دُعا سے چٹان کچھ سَرک گئی، لیکن ابھی اتنی جگہ نہ بنی تھی کہ وہ نکل سکتے، پھر دوسرے نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے چچا کی بیٹی لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے بُرائی کا اِرادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا، پھر وہ قحط میں مبتلا ہوئی تو میرے پاس آئی میں نے اس شرط پر اسے 100 دینار دیئے کہ وہ میری خواہش پوری کر دے، وہ مجبور تھی تیار ہو گئی، جب میں اس کے ساتھ تنہائی میں گیا اور اس پر قابو پالیا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ناحق مُہر کو نہ توڑ (یعنی اس بُرے کام سے باز آجا) یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا اور میں بُرائی سے باز رہا، حالانکہ مجھے اس سے شدید محبت تھی، پھر میں نے اس سے وہ دِینار بھی واپس نہ لئے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں نے یہ عمل صرف تیری رِضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! چٹان کچھ اور سَرک گئی لیکن اب بھی وہ باہر نہ نکل سکتے تھے۔ تیسرے نے کہا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے کچھ مزدوروں سے کام کروایا اور سب کی مزدوری دے دی، لیکن ان میں سے ایک مزدور اُجرت چھوڑ کر چلا گیا، میں نے وہ تجارت میں لگا دی تو اس کی رقم بڑھتی رہی کچھ عرصہ بعد وہ آیا اور کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میری اُجرت مجھے دے دے۔ میں نے کہا: یہ اونٹ، گائے، بکری اور غلام جو کچھ تم دیکھ رہے ہو، یہ سب تمہارے ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! مجھ سے مذاق مت کر۔ میں نے کہا: میں مذاق نہیں کر رہا، یہ

www.dawateislami.net

سب کچھ تمہارا ہی ہے۔ چنانچہ، وہ سب مال لے کر چلا گیا اور کچھ بھی نہ چھوڑا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میرا یہ عمل تیری رِضا کیلئے تھا تو ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرما! پس چٹان ہٹ گئی اور وہ تینوں باہر نکل کر اپنی منزل کی طرف چل دیئے۔ (1)

اعمالِ صالحہ کے وسیلے سے دُعا

عَلَّامَہ اِبْنِ بَطَّال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: جو شخص سچی نیت سے اپنے اُن اعمال کے وسیلہ سے دُعا مانگے، جو اس نے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کئے تھے تو اُمید ہے کہ اس کی دُعا قبول ہو گی، جب غار میں پھنسے لوگوں نے اپنے ان اعمال کے وسیلے سے دُعا مانگی جو انہوں نے خالص رضائے الٰہی کے لئے کئے تھے اور انہوں نے امید کی کہ ان کے وسیلے سے غار کا منہ کھل جائے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی دُعا قبول فرما کر اُن پر فضل فرمایا اور انہیں غار سے نجات دی۔ (2)

نہ کر رَد کوئی اِلتجاء یا اِلٰہی ہو مقبول ہر اِک دُعا یا اِلٰہی
رہے ذِکْر آٹھوں پَہَر میرے لب پر تِرا یا اِلٰہی تِرا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص106)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک اور اس کی شرح کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ جو نیک عمل صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کیا گیا ہو وہی دُنیا و آخرت میں فائدہ دے گا، رِیاکاری کے ساتھ عبادت نہ صرف بے فائدہ ہے بلکہ مصیبت کا باعث بھی ہے، نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1...بخاری، کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/۴۶۴، حدیث: ۳۴۶۵

2...شرح بخاری لابن بطال، کتاب الادب، باب اجابۃ دُعاء من بر والدیہ، ۹/۱۹۳

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی خاطر ایسے اعمال سے خود کو مُزیّن کرے کہ جن کی حقیقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں کچھ اَور ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اپنی بار گاہ سے دُور فرما دیتا ہے۔(1) نیز رضائے الٰہی کے بجائے دکھاوے کے لئے نیک اعمال کرنے والے کے بارے میں حدیثِ پاک میں ہے کہ قیامت کے دن ریاکار سے کہا جائے گا کہ تُو اپنا اجر اس کے پاس جاکر تلاش کر جس کے لئے تُو عمل کیا کرتا تھا۔(2)

بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ دُعا سے پہلے حسبِ استطاعت اخلاص کے ساتھ کوئی نیک عمل کر لیا کریں، بہت سے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ حضرات دُعا سے پہلے دو(2) رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور اس کے بعد دُعا مانگا کرتے تھے جیسا کہ

ظالم حاکم سے نجات

جب صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو زمانے کے ظالم و جابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَراء اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَدّ کر دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آگئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوَان بن مُحْرِز! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بار گاہِ خُداوندی میں دُعا کرنے لگے، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً مشعلیں لے کر ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے

1…جامع الاحادیث، قسم الاقوال، ۱۶۹/۷، حدیث: ۲۱۶۶۰

2…اتحاف السادۃ المتقین، کتاب ذم الجاہ الریاء، باب بیان ذم الریاء ۷۳/۱۰ مختصراً

www.dawateislami.net

کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً صَفْوَان بن مُحْرِز کے بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا، وہ سیدھا اپنے چچا صَفْوَان بن مُحْرِز کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے آواز آئی: کون؟ کہا آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے رات والا سارا واقعہ سنا دیا، صَفْوَان بن مُحْرِز نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔ (1)

مِہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص139)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ ظاہری حالت سے عاجزی وانکساری کا اظہار ہو، دل حاضر ہو اور دُعا مانگنے والا اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میری دُعا اپنے فضل و کرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس طرح دُعا

---

1 ... عیونُ الحکایات، ۲/۲۲۰

www.dawateislami.net

مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔[1]

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا گُزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو بہت گِڑ گِڑا کر دُعا مانگ رہا تھا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ اگر میرے بس میں ہوتا تو میں ضرور اس کی حاجت پوری کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی: اے موسیٰ میں تجھ سے زیادہ رحیم و کریم ہوں، مگر بات یہ ہے کہ یہ شخص پکار تو مجھے رہا ہے، پر اس کا دل اپنی بکریوں میں لگا ہوا ہے اور میں ایسے شخص کی دُعا نہیں سُنتا، جس کا دل غیر کی طرف لگا ہوا ہو۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ بات اس شخص کو بتائی تو اس نے دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا مانگی اور اس کی حاجت پوری ہو گئی۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بے توجُّہی و بے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا ہر گز ہر گز نہیں مانگنی چاہئے بلکہ جب بھی دُعا مانگی جائے، انتہائی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ یقینی انداز میں مانگی جائے، بعض اوقات ہم کافی عرصے سے ایک ہی دُعا مانگ رہے ہوتے ہیں مگر وہ قبول نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے موقع غنیمت جان کر شیطانِ لعین ہمارے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے، ہمیں چاہئے کہ شیطانی وسوسوں سے بچتے ہوئے دُعا کے قبول نہ ہونے میں اپنا قصور سمجھیں اور اپنا ذہن بنائیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا میں کوئی کمی نہیں ہے تو یقینی طور پر ہماری دُعا میں ہی بے یقینی، بے توجہی یا کوئی اور کمی رہ جاتی ہو گی، جو ہماری دُعا کی قبولیت میں رُکاوٹ کا باعث بنتی ہو گی یا پھر ہماری مرضی کے مُطابق مُراد نہ ملنے میں ہماری بھلائی ہو گی۔

اندھے کو آنکھیں مل گئیں

کہتے ہیں: ایک بار اورنگ زیب عالمگیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلطانُ الہند خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

1...ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

2...روح البیان، پ۸، الاعراف، تحت الایة: ۳،۵۶/ ۱۷۸

www.dawateislami.net

کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہوئے۔ احاطہ میں ایک اندھا فقیر بیٹھا صدا لگا رہا تھا: یا خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ! آنکھیں دے۔ آپ نے اس فقیر سے دریافت کیا: بابا! کتنا عرصہ ہوا آنکھیں مانگتے ہوئے؟ بولا، برسوں گُزر گئے مگر مُراد پوری ہی نہیں ہوتی۔ فرمایا: میں مزارِ پاک پر حاضِری دے کر تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں اگر آنکھیں روشن ہو گئیں تو ٹھیک، ورنہ قتل کروادوں گا۔ یہ کہہ کر فقیر پر پہرا لگا کر بادشاہ حاضِری کیلئے اندر چلے گئے۔ اُدھر فقیر پر گِریہ طاری تھا اور رو رو کر فریاد کر رہا تھا: یا خواجہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ! پہلے صرف آنکھوں کا مسئلہ تھا اب تو جان پر بن گئی ہے، اگر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کرم نہ فرمایا تو مارا جاؤں گا۔ جب بادشاہ حاضِری دے کر لوٹے تو اُس کی آنکھیں روشن ہو چکی تھیں۔ بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تم اب تک بے دِلی اور بے توجُّہی سے مانگ رہے تھے اور اب جان کے خوف سے تم نے دل کی تڑپ کے ساتھ سوال کیا تو تمہاری مُراد پوری ہو گئی۔

ہو چشمِ شِفا اب تو شَہا! سُوئے مریضاں عِصیاں کے مَرَض نے ہے بڑا زور دکھایا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کے مزارات پر خُلوصِ دل سے ان کے وسیلے سے مانگی جانے والی دُعا بھی قبول ہوتی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنی حاجات کے لئے وقتاً فوقتاً اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے مزارات پر حاضری دیتے رہیں اور ان کے وسیلے سے دُعائیں مانگیں۔ والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علّامہ مولانا نقی علی خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دُعا کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صِفّات اور اس کی کتابوں خصوصاً قرآن اور ملائکہ وانبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالخصوص حضور عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء خصوصاً حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لیے وسیلہ بنائے کہ محبوبانِ خُدا کے وسیلے

www.dawateislami.net

سے دُعا قبول ہوتی ہے۔[1] قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔[2] لہٰذا دُعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں کو وسیلہ بنانا چاہئے اور ہو سکے تو نیک بندوں سے اپنے لئے دُعا بھی کروانی چاہئے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نیک بندوں کی دُعائے خیر اور دُعائے نقصان ضرور قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ

حضرت الحاج مولانا عبدُ المصطفٰی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں علماء، اولیاء اور تمام صالحین کی کسی کے خلاف دُعائیں بہت ہی خطرناک اور ہلاکت آفریں بلائیں ہیں۔ ان بزرگوں کی دُعائے ضَرَر اور پھٹکار وہ تلوار ہے جس کی کوئی ڈھال نہیں اور یہ تباہی و بربادی کا وہ زہر آلود تیر ہے جس کا نشانہ کبھی خطا نہیں کرتا، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ زندگی بھر ہر ہر قدم پر یہ دھیان رکھے کہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان میں ذرّہ بھر بھی بے ادبی نہ ہونے پائے اور بزرگانِ دِین میں سے کسی کی بھی دُعائے ضَرَر نہ لے بلکہ ہمیشہ اس کوشش میں لگا رہے کہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی دُعائیں ملتی رہیں کیونکہ نیک بندوں کی نقصان کیلئے دُعائیں بربادی کا خوفناک سگنل (Signal اِشارہ) اور ان کی دُعائیں آبادی کا شیریں پھل ہیں۔[3]

آیئے اس ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت سُنیے اور اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی مزید عظمت پیدا کیجئے:

آنکھیں بے نور ہو گئیں

---

1 . . . فضائلِ دُعا، ص ۷۱ بتغیر قلیل

2 . . . پ ۶، المائدة: ۳۵

3 . . . کراماتِ صحابہ، ص ۱۳۶

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عطاء رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو مسلم خولانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب مسجد سے اپنے گھر کی طرف تشریف لے جاتے تو دروازے پر پہنچ کر اللہُ اَکْبَر کی صدا بلند کرتے ،جواب میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ مُحترمہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا بھی اللہُ اَکْبَر کہتیں۔ پھر جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صحن میں جاتے تو اللہُ اَکْبَر کہتے، جواب میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ بھی اللہُ اَکْبَر کہتیں۔ جب کمرے میں داخل ہوتے تو پھر اللہُ اَکْبَر کہتے اور جواب میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ بھی اللہُ اَکْبَر کہتیں، یہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر روز کا معمول تھا ایک رات جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گھر تشریف لائے اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازے پر پہنچ کر حسبِ معمول اللہُ اَکْبَر کہا لیکن جواب نہ ملا، پھر جب صحن میں پہنچ کر اللہُ اَکْبَر کہا تب بھی جواب نہ ملا، جب کمرے میں پہنچے اور اللہُ اَکْبَر کہا تب بھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے جواباً اللہُ اَکْبَر نہ کہا آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ محترمہ نے آپ کو کھانا دیا اور چُپ چاپ زمین پر بیٹھی رہی، ایسا لگتا تھا جیسے وہ آپ سے ناراض ہیں، آپ کے گھر میں روشنی کیلئے چراغ تک نہیں تھا، لیکن آپ پھر بھی صابر وشاکر تھے۔ جب آپ نے اپنی زوجہ کو ناراض پایا تو ان سے دریافت کیا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! تُو کیوں پریشان ہے ؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگیں: تمہارا امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے، وہ تمہاری بہت تعظیم کرتے ہیں، اگر آپ ان سے ایک خادم مانگ لیں تو وہ ضرور آپ کو عنایت فرمادیں گے، ہمارے پاس ایک بھی خادم نہیں جو ہماری خدمت کرسکے ، خادم آجائے گا تو ہمیں آسانی ہوجائے گی، یہ سن کر آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے اور اس طرح بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض گزار ہوئے: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے اندھا کردے جس نے میرے گھر والوں کا ذہن خراب کیا ہے اور ہم میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُعا کا اثر فوراً ظاہر ہوا اور پڑوسیوں کی ایک عورت کی آنکھیں اچانک بے نور ہوگئیں جو اپنے گھر میں تھی اور اسی نے آکر آپ کی زوجہ مُحترمہ سے کہا تھا کہ اگر تُو اپنے خاوند سے کہے تو

www.dawateislami.net

وہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے غلام حاصل کر سکتے ہیں، اور اگر تمہیں غلام مل گیا تو اس طرح تمہاری زندگی پُر سکون ہو جائے گی۔ کچھ نظر نہ آنے کی بناء پر اس نے گھر والوں سے کہا: تم نے چراغ کیوں بجھا دیئے؟ گھر والوں نے کہا: چراغ تو جل رہے ہیں، شاید! تمہاری آنکھیں بے کار ہو چکی ہیں، اب وہ عورت بہت پریشان ہوئی اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ حضرت سَیِّدُنا ابو مُسلم خولانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُعا کا اثر ہے تو وہ اپنی حرکت پر بہت شرمندہ ہوئی اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے معافی چاہی اور زار و قطار رونے لگی، اور عرض کرنے لگی: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر معاف فرمادیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ میری بینائی لوٹ آئے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس پر ترس آنے لگا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھا دیئے اور اس کی بینائی کے لئے دُعا کی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ابھی دُعا سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ اس عورت کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ [1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ والوں کی دُعائیں کیسا اثر رکھتی ہیں کہ اِدھر اُن نیک بندوں کے منہ سے دُعا نکلتی ہے اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہو جاتی ہے، ان کی دُعاؤں سے مصیبتیں ٹلتی ہیں، غم دُور ہوتے ہیں، تقویٰ و پرہیزگاری اور جذبۂ عبادت نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ نہ صرف نیک لوگوں کی دُعائیں حاصل کریں، بلکہ اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی کوشش کریں اس کے ساتھ ساتھ بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتے ہوئے اچھے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں۔

---

1 ... عیونُ الحکایات، ۱/ ۹۰

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضانِ دُعا سے مالامال ہونے، دُعا میں رِقّت و سوز پانے اور دُعا کے آداب سیکھنے سکھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعائیں ضَرور رنگ لاتی ہیں، کیونکہ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر ہوتا ہے اور جس جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا ذکرِ خیر کِیا جائے تو وہاں رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں جیسا کہ

حضرت سیِّدُنا امام سُفْیان بن عُیَیْنہ (عُ۔یَ۔نہ) فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمتِ الٰہی اُترتی ہے۔ [1] ذرا سوچئے کہ جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دُعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جماعت میں بَرَکت ہے اور مسلمانوں کے مجمع میں دُعا مانگنا قبولیت کے قریب تر ہے عُلَماء فرماتے ہیں: جہاں چالیس (40) نیک مُسلمان جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولیُّ اللہ ضَرور ہوتا ہے۔ [2] لہٰذا ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے، سُنّتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دُعاؤں کے ثمرات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ سنئے اور جھومئے چنانچہ

اجتماعی دُعا میں توبہ کی توفیق مل گئی

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ۷/۳۳۵، حدیث: ۱۰۷۵۰

2 ... فتاوٰی رضویہ، ۲۴/۱۸۴ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، جوانی اور اچھّی صحّت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوئے میں پیسے لُٹانا وغیرہ میرا معمول تھا۔ والِدین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے حتی کہ کبھی کبھار تو میری اصلاح کے لئے دُعا کرتے ہوئے امّی جان کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی مجھے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر میں ٹالتا رہا، بالآخر ہم دونوں اجتماع گاہ پہنچ گئے، خُدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شرکائے اجتِماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتی کہ میرے جیسا پتّھر دل آدمی بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقینا مُقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ۶۴۶ تا ۶۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ نیک لوگوں کی دُعاؤں میں شریک ہو کر دُعا مانگنے کی کیسی کیسی برکتیں ہیں، واقعی ہم نہیں جانتے کہ کس نیک بندے کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جائے اور اُس کے صدقے دُعا میں شریک تمام لوگوں کی بگڑی بن جائے۔ آیئے اس ضمن میں ایک واقعہ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

نیک بندے کی دُعا پر آمین کہنے کی برکت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابواسحٰق محمد بن یزید

www.dawateislami.net

واسِطی رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میری مغفِرت کر دی۔ میں نے پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو بَصری رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جُمُعہ کے دن ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور دُعا کی تو ہم نے آمین کہی، بس اسی لئے مغفِرت ہو گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں باپ، استاد اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہیں تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

حضرت سَیِّدُنا ابو الشیخ اصبہانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت سَیِّدُنا ثابت بُنانی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کی: ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِؕ تَرجَمۂ کنز الایمان: اور اے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گُناہوں کی معافی مانگو۔ (پ ۲۶، محمد: ۱۹)

حدیث میں ہے: نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (یعنی اے اللہ! میری

1… شَرحُ الصُّدُور، ص ۲۸۲

www.dawateislami.net

مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: اگر سب مسلمانوں کو شامِل دُعا کرتا تو تیری دُعا مقبول ہوتی۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ تعالٰی اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[2]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی یاد رکھا کریں، ساتھ ہی والدین بلکہ اپنے استادوں کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ دِینی استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔[3] لہٰذا اُستادوں اور ماں باپ کے لئے بھی لازمی دُعا کرنی چاہئے۔ جب بھی دُعا مانگیں دُعا میں نہایت عاجزی وگریہ وزاری کریں، روتے اور گڑگڑاتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنی بے بسی اور لاچاری کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حاجات کے لئے التجائیں کریں۔

حضرت علّامہ، مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس اَدبِ دُعا کے تحت فرماتے ہیں: جس قدر اِدھر سے عاجزی زیادہ ہوگی، اُدھر سے لطف وکرم زائد ہوگا۔ مزید فرماتے ہیں کہ دُعا میں آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ قبولیت کی دلیل ہے، رونا نہ آئے تو رونے کا سا مُنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

1… ردّ المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، آداب الصلاۃ، مطلب: فی الدعاء بغیر العربیۃ، ۲/۲۸۶

2… مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین والمؤمنات، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

3… کنز العمال، کتاب النکاح، قسم الاقوال، باب بر الاب والام من الاکمال، ۱۶/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی دُعا میں گِڑ گِڑانے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (1)

رونے والی آنکھیں مانگو، رونا سب کا کام نہیں

ذِکرِ محبت عام ہے لیکن، سوزِ محبت عام نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کی قبولیت کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے دُعا کرنی چاہیے، نیز دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی کرنے سے بھی بچنا چاہیے، بعض نادان لوگ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ ہم تو اتنے عَرصے سے دُعائیں مانگ رہے ہیں، بُزُرگوں سے بھی دُعائیں کرواتے رہے ہیں، کوئی پیر فقیر نہیں چھوڑا، یہ وَظائِف پڑھتے ہیں، وہ اَوراد بھی پڑھتے ہیں، فُلاں فُلاں مَزار پر بھی گئے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری حاجت پوری کرتا ہی نہیں، حالانکہ بسا اَوقات قَبولِیَّتِ دُعا کی تاخِیر میں کافی مصلحتیں بھی ہوتی ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، لہٰذا دُعا میں جلدی نہیں مچانی چاہیے، دُعا کی قَبولِیَّت میں جلدی مچانے اور قبولیت میں تاخیر پر اُکتانے والوں کو چوٹ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے مخصوص انداز میں نصیحت کے جو مدنی پھول عطا فرمائے، اُن کا خُلاصہ سُنئے اور قبولیتِ دُعا میں جلدی مچانے سے خُود کو بچایئے:

افسروں کے پاس تو بار بار دھکّے کھاتے ہو مگر...

دُنْیوی اَفسروں سے کام نِکلوانے کے آرزو مَندوں کو دیکھا جاتا ہے کہ تین تین برس تک اُمّید اور انتظار میں گُزار دیتے ہیں، صُبح و شام اُن کے دروازوں پر دَوڑتے ہیں اور وہ اَفسران ہیں کہ مُنہ نہیں لگاتے، جواب نہیں دیتے، جِھڑکتے، ناک بَھوں چڑھاتے ہیں، ان افسروں کے پاس دھکّے کھانے میں گرچہ برسوں گُزر جائیں مگر اُمّید اب بھی پہلے دن کی طرح مضبوط ہے، دُنیاوی افسروں کے ہاں دھکّے کھانے والے تو نہ اُمّید توڑیں، نہ اُن کا پیچھا چھوڑیں، مگر افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر اَوّل تو آتا ہی کون ہے! اور

---

1 ...کتاب الدعاء للطبرانی، باما جاء فی فضل... الخ، ص ۲۸، حدیث: ۲۰

www.dawateislami.net

آئے بھی تو اُکتاتے، گھبراتے، کل کا ہوتا آج ہو جائے، ایک ہفتہ کچھ پڑھتے گزرا اور شِکایَت ہونے لگی، صاحِب! پڑھا تو تھا، کچھ اثَر نہ ہوا! یہ اَحمق اپنے لئے قَبولِیَّت کا دروازہ خُود بند کر لیتے ہیں۔ مُحمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَالَمْ یُعَجِّلْ یَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِی یعنی تُمہاری دُعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرو یہ مت کہو کہ میں نے دُعا کی تھی قبول نہ ہوئی۔[1] مزید فرماتے ہیں: بَعض تو اِس تاخیر پر ایسے بے قابو ہو جاتے ہیں کہ اَعْمال، اَوْراد اور دُعاؤں کی تاثیر سے اپنا اعتقاد بلکہ نَعُوْذُ بِاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے وَعدۂ کرم سے بھی اِعتِماد ختم کر بیٹھتے ہیں۔ ایسوں سے کہا جائے کہ اَے بے حَیاء! بے شَرمو!! ذرا اپنے گریبان میں مُنہ ڈالو۔ اگر کوئی تُمہارا برابر والا دوست تم سے ہزار بار کچھ کام اپنے کہے اور تُم اُس کا ایک کام نہ کرو تو اپنا کام اُس سے کہتے ہوئے اوّل تو خود ہی شرم محسوس کرو گے کہ ہم نے تو اُس کا کام کیا نہیں، اب کِس مُنہ سے اُس سے کام کو کہیں؟ اور اگر وہ کام بہت زیادہ ضروری ہو کہ کہہ بھی دیا اور اُس دوست نے نہ کیا تو یہ سوچ کر اس سے اَصلاً (یعنی بالکل) شِکایَت نہ جانو گے کہ ہم نے اُس کا کام کب کیا تھا جو وہ کرتا۔

اب غور کرو کہ تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کتنے اَحکام پر عمل کرتے ہو۔۔۔؟ اُس کے حکم پر عمل نہ کرنا اور اپنی دَرخواست ہر صُورت میں مَنْظور ہونے کی خواہش کرنا کیسی بے حیائی ہے! او اَحمق! پھر فَرق دیکھ! اپنے سَر سے پاؤں تک نَظَرِ غور کر! ایک ایک رُوئیں میں ہَر وقت، ہر آن کتنی کتنی ہزار دَر ہزار دَر ہزار صَد ہزار بے شُمار نِعمتیں ہیں۔ تُو سوتا ہے اور اُس کے مَعْصُوم فِرِشتے تیری حِفاظت کو پہرا دے رہے ہیں، تُو گُناہ کر رہا ہے اور پھر بھی سَر سے پاؤں تک صِحّت وعافِیَت، بلاؤں سے حِفاظَت، کھانے کا ہَضم، فُضْلات (یعنی جسم کی اندرونی گندگیوں) سے نجات، خُون کی رَوانی، اَعضاء میں طاقَت، آنکھوں میں روشنی وغیرہ بے حِساب کرم بے مانگے تُجھ پر اُتر رہے ہیں۔ پھر اگر تیری بَعض خواہِشیں عطا نہ ہوں، کِس مُنہ سے

1 ۔۔۔ صحیحُ البخاری ج ۴ ص ۲۰۰ حدیث ۶۳۴۰

www.dawateislami.net

شِکایَت کرتا ہے ؟تُو کیا جانے کہ تیرے لئے بَھلائی کس چیز میں ہے!تُو کیا جانے کہ تجھ پر کیسی سَخت مصیبت آنے والی تھی جو اِس دُعا نے دُور کی،تو کیا جانے کہ اِس دُعا کے عِوَض کیسا ثواب تیرے لئے ذَخیرہ ہورہا ہے،اُس رَبّ کا وَعدہ سچّا ہے اور قَبول کی یہ تینوں صُورتیں ہیں،جن میں ہر پہلی،پچھلی سے اَعلیٰ ہے۔ہاں،بے اِعتِقادی آئی تو یقین جان کہ مارا گیا اور اِبلیسِ لَعین نے تجھے اپنا سا کر لیا۔[1]

مُسلماں ہوں اگرچہ بد ہوں،سچّے دِل سے کرتا ہوں ترے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم مولیٰ
خِرَد کرتی نہیں اب کام اِلٰہی!میں ہوا ناکام تجھی سے اِلتجاء ہے مجھ پہ کر رحم و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص97)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ تَوقِیت کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کی خِدمت اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت اب تک 100 سے زائد شعبہ جات کا قیام عمل میں آچکا ہے۔اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ تَوقِیت"** بھی ہے۔**تَوقِیت سے مُراد وہ علم ہے جس کی مدد سے دُنیا کے کسی بھی مقام کے لئے نمازِ پنجگانہ،طُلوع و غُروب** (سحری و افطار کے اوقات)**،نِصفُ النَّہار اور مِثْلِ اوّل و ثانی وغیرہ کے اَوقات معلوم کئے جاتے ہیں نیز دُرست سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن کیا جاتا ہے۔** اعلیٰ حضرت،اِمامِ اہلسنت،مُجدِّدِ دین و مِلّت،پروانۂ شمعِ رسالت،مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ایک مکتوب میں اِس عِلْم کی اَھَمِّیَّت کے مُتَعَلِّق فرمایا: عَلّامہ اِبنِ حَجَر مکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "اَلزَّوَاجِر" میں اِس (عِلْم) کو فَرضِ کِفایہ لکھا

1... فضائلِ دُعا،ص ۱۰۰ ملخصًا

www.dawateislami.net

ہے۔[1] نَماز کی صِحّت کا مسئلہ ہو یا روزہ کی دُرُستی کا، ان کے اَحْکام علمِ تَوقِیت کے مَرہُون ہیں، اوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کی مَعْرِفت درکار ہو یا صحیح سَمتِ قِبلہ کا تَعَیُّن اِس عِلْم کے بغیر ممکن نہیں، اگرچہ مسجد کی عمارت سے سَمتِ قبلہ معلوم تو ہو سکتی ہے مگر قبلہ رُو مسجد تَعْمِیر کرنے کے لئے تو اِس فَنّ کا جاننا پھر بھی اہم ہے، لہٰذا اِس علم کی اَہمیّت و اِفَادِیت کے پیشِ نظر تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت باقاعدہ ایک شعبہ قائم ہے، جس کا کام علمِ توقیت کے ذریعے مختلف مقامات کے اَوقاتِ صَوم وصلوٰۃ کے دُرُست نقشہ جات تیّار کرنے کے ساتھ ساتھ اس علم کو عام کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تَوقِیت نے اب تک نہ صرف علمِ تَوقِیت کے اُصُول و قوانین کے مُطابِق بے شُمار شہروں کے اَوْقاتُ الصَّلٰوۃ کے نقشہ جات تیّار کئے ہیں بلکہ اس سلسلے میں مزید ایک قدم بڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی مایہ ناز مجلس آئی ٹی کے تعاوُن سے ایک ایسا سافٹ وئیر بنام "اَوقاتُ الصَّلٰوۃ" بھی مُتَعارَف کروایا ہے جو کمپیوٹر اور موبائل وغیرہ پر نمازوں کے دُرُست وقْت کی نشاندہی میں بے حد مُفید ہے۔ چُنانچہ کمپیوٹر سافٹ وئیر کے ذریعے دُنیا بھر کے تقریباً 27لاکھ مقامات جبکہ موبائل اپلی کیشن(Mobile Application) کے ذریعے تقریباً 10 ہزار مقامات کے لئے درست اَوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بھی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

نِظامُ الاَوْقات سے مُتَعَلِّق کسی بھی قسم کا مسئلہ یا تجویز ہو تو مجلس کے اراکین و ذِمّہ داران سے عالمی مدنی مرکز کے فون نمبرز پر یا اس ای میل ایڈریس(prayer@dawateislami.net)کے ذریعے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں، مکتب کے مَخْصُوص اَوقات میں تَوقِیت مکتب میں بالمشافہ رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ میں جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دُھوم مچی ہو

1 . . . مکاتیبِ ملک العلما قلمی، حیاتِ ملک العلماص۸، مطبوعہ ادارہ معارف نعمانیہ مرکز الاولیاء لاھور

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے دُعاؤں کی قبولیت کے واقعات بھی سُنے اور ساتھ ہی ساتھ دُعا کی اہمیت، اس کے فضائل اور قبولیتِ دُعا کے آداب کے بارے میں بھی سنا کہ دُعا مانگنا حکمِ خُداوندی ہے، دُعا کرنا سنتِ مُصْطَفٰے ہے، دُعا کرنا اِطاعتِ مصطفٰے ہے، بزرگوں کا پسندیدہ معمول ہے، دُعا عبادت کا مغز ہے، دُعا افضل عبادت ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بُزُرگ تَر ہے، دُعا مصیبتوں میں نفع بخش ہے، دُعا دُشمن سے نجات اور رزق میں کشادگی کا سبب ہے۔ دُعا کے اوّل و آخر میں دُرُودِ پاک پڑھنا قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ ناموں سے دُعا کرنا نہایت اثر رکھتا ہے، دُعا کی قبولیّت کے لیے نیک عمل بجالانا اور اس نیک عمل کے وسیلے سے دُعا کرنا قبولیتِ دُعا کا اہم ذریعہ ہے، قبولیتِ دُعا کا یقین رکھتے ہوئے توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دُعا مانگنی چاہیے، دُعا میں بزرگوں کا وسیلہ پیش کرنا بھی قبولیتِ دُعا کا سبب ہے، نیک لوگوں کے ساتھ مل کر اجتماعی طور پر دُعا کرنے میں برکت ہے، دُعا میں اپنے پِیر، والدین، استادوں اور تمام مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے، دُعا روتے، گڑگڑاتے اور اپنی بے بسی و بے کسی کا اظہار کرتے ہوئے مانگی جائے، دُعا میں آنسو کا ایک بھی قطرہ نکل گیا تو وہ قبولیتِ دُعا کی علامت ہے۔

مغفرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے دَر سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجاء ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے
آہ! رَنج و اَلَم نے ہے مارا یا اِلٰہی مجھے دے سہارا
ایک غمگین دِل کی صدا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص37-136)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ ملانے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **101 مدنی پھول** سے ہاتھ ملانے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ ہوں: ❀ جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔ (2) ❀ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مُصافَحہ کرتے ہیں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (3)

1... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2... معجم اوسط، ۵/۳۸۰، رقم: ۷۶۷۲

3... شعب الایمان، ۶/۴۷۱، حدیث: ۸۹۴۴

www.dawateislami.net

❀ دو مسلمانوں کا بوقتِ ملاقات سلام کر کے دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا سنّت ہے۔ ❀ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں۔ ❀ ہاتھ ملاتے وقت درود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے۔) ❀ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبول ہو گی ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔[1] اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❀ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے۔ ❀ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں۔ ❀ دونوں طرف سے ایک ایک ہاتھ ملانا سنّت نہیں مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنّت ہے۔ ❀ بعض لوگ صِرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ بھی سنت نہیں ❀ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ ❀ ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں۔[2] ❀ اگر اَمرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے۔[3] ❀ مُصافَحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ

1... مسند احمد، ۴/۲۸۶، حدیث: ۱۲۴۵۴

2... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۱۷ مُلَخَّصاً

3... دُرِّمُختار، ۹۸/۲

4... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۷۱

www.dawateislami.net

رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۶۷۰،۶۶۹)

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (4)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

www.dawateislami.net

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث:۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵

www.dawateislami.net